خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

اتوار
۲۶- فروری ۱۹۹۵ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۵-۸۰ نمبر ۴۷ | اتوار - ۲۵ رمضان - ۱۴۱۵ھ ' ۲۶- تبلیغ ۱۳۷۴ ہش ' ۲۶- فروری ۱۹۹۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ چند روزہ دنیا ہے مگر آخرت کا معاملہ بڑا سخت ہے

یہ چند روزہ دنیا تو ہر حال میں گذر جاوے گی خواہ تنگی میں گذرے خواہ فراخی میں۔ مگر آخرت کا معاملہ بڑا سخت معاملہ ہے وہ ہمیشہ کا مقام ہے اور اس کا انقطاع نہیں ہے پس اگر اس مقام میں وہ اسی حالت میں گیا کہ خدا تعالیٰ سے اس نے صفائی کر لی تھی اور اللہ تعالیٰ کا خوف اس کے دل پر مستولی تھا اور وہ معصیت سے توبہ کر کے ہر ایک گناہ سے جس کو اللہ تعالیٰ نے گناہ کر کے پکارا ہے بچتا رہا تو خدا تعالیٰ کا فضل اس کی دستگیری کرے گا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام معلوماتی' بامقصد اور دلچسپ ہونے چاہئیں

اگر اندازہ ہوتا کہ ہم کتنی بڑی ذمہ داری اٹھا رہے ہیں تو شاید میں اس اقدام کی جرأت نہ کرتا

(احمدیہ ٹیلی ویژن کا ایک سال پورا ہونے پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا بصیرت افروز خطاب)

(لندن - ۷- جنوری) احمدیہ ٹیلی ویژن کی باقاعدہ روزانہ نشریات کے آغاز پر ایک سال مکمل ہونے پر ۷- جنوری ۱۹۹۵ء بروز ہفتہ ساڑھے پانچ بجے شام' محمود ہال لندن میں ایک مختصر اور سادہ سی تقریب منعقد ہوئی جس میں احمدیہ ٹیلی ویژن کے جملہ کارکنان نے شمولیت کی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی تشریف آوری پر تلاوت قرآن کریم سے کارروائی کا آغاز ہوا جو مکرم لئیق احمد صاحب طاہر نے کی۔ بعد ازاں مکرم عبدالحفیظ صاحب کھوکھر نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا منظوم کلام "آواز آرہی ہے یہ فونوگراف سے" پڑھ کر سنایا۔ پھر مکرم آفتاب احمد خان صاحب' امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے حضرت صاحب کی اجازت سے احمدیہ ٹی وی کے متعلق اپنے جذبات کا اظہار کیا اور جماعت کو احمدیہ ٹیلی ویژن کا تحفہ دینے پر حضرت صاحب کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اس کے ذریعہ احباب جماعت میں بھی ایک غیر معمولی پاکیزہ انقلاب پیدا ہو رہا ہے۔

بعد ازاں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ ہر قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے ہمیں یہ تحفہ دیا ہے۔ مکرم امیر صاحب برطانیہ نے اپنے مختصر خطاب میں کہا ہے کہ میں نے جماعت کو تحفہ دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ تحفہ خدا کی طرف سے ہمیں عطا ہوا ہے اور یہ ساری جماعت کے لئے ہے اور صرف جماعت احمدیہ کے لئے ہی نہیں بلکہ

باقی صفحہ ۷ پر

حیدر آباد دکن کے ایک مخلص احمدی محترم سیٹھ محمد اعظم صاحب (بائیں سے چوتھے) کی جناب قائداعظم محمد علی جناح کے ساتھ ایک یادگار تصویر

یہی دعا ہے جس سے خدا پہچانا جاتا ہے اور اس ذوالجلال کی ہستی کا پتہ لگتا ہے جو ہزاروں پردوں میں مخفی ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

درخواست دعا

○ مکرم عبدالقادر صاحب ناظر دیوان تحریر فرماتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ مکرمہ بشارت النسا بیگم صاحبہ ۱۶- دسمبر ۹۴ء سے شدید بیمار ہیں۔ ان کا آپریشن ۲۱- جنوری ۹۵ء کو CMH راولپنڈی میں ہونا تھا لیکن نیورو سرجن مکرم کرنل نذیر قریشی صاحب نے بعض وجوہ کی بنا پر اس روز آپریشن نہیں کیا نئی تاریخ ۱۱- مارچ ۹۵ء تجویز کی ہے ڈاکٹر قریشی صاحب کے مطابق اپریشن میں خطرہ زیادہ ہے اور فائدہ کم ہے اس وجہ سے اپریشن ملتوی کیا ہے اب ہومیو پیتھک علاج جاری ہے۔ شفاء اللہ تعالیٰ نے دینی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان مبارک ایام میں درد دل سے خاکسار کی اہلیہ محترمہ کی معجزانہ شفایابی کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

○ عزیزہ صوفیہ عامر بنت مرزا منیر احمد صاحب (لندن) کے دماغ میں ٹیومر ہے۔ آج کل شدید درد اور تکلیف میں مبتلا ہے۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

○ مکرم قاضی منیر احمد صاحب مینیجر ضیاء الاسلام پریس تحریر کرتے ہیں "میرے بیٹے عزیزم قاضی فرید احمد صاحب مقیم جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچی کا نام نائلہ عطا فرمایا ہے۔

اسی طرح میری بیٹی عزیزہ فریدہ داؤد صاحبہ مقیم ناروے کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بیٹے سے نوازا ہے۔

دونوں بچوں کے خادم دین بننے اور درازی عمر کے لئے احباب کرام سے درخواست دعا ہے۔"

○ احباب کرام ان مبارک ایام میں جملہ مریضوں کی شفایابی۔ طلباء کی امتحانات میں کامیابی۔ بے روزگاروں کو باعزت رزق کے حصول اور مشکلات کے دور ہونے کے لئے دعا کرتے رہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۲۶- تبلیغ ۱۳۷۴ ہش ۲۶- فروری ۱۹۹۵ء

نیکی -- اور نیک نیت

نیک صرف وہی نہیں جو نیکی کرتا ہے بلکہ وہ شخص جو نیکی کی نیت رکھتا ہے اگرچہ نیکی کر نہیں سکتا۔ وہ بھی نیک کہلانے کا مستحق ہے۔ لیکن جہاں تک کسی کو نیک کہنے کا تعلق ہے دراصل یہ بات اللہ تعالیٰ ہی کے علم میں ہے کہ کون نیک ہے اور کون نیک نہیں ہے۔ کون کیا بات کس وجہ سے کرتا ہے اور کون کیا بات کس وجہ سے کرنے کے قابل نہیں ہو سکا۔ کیونکہ اگر انسان نیکی کرنی چاہے اور حالات سے مجبور ہو کر وہ نیکی نہ کرسکے تو یہ اس کا ذاتی قصور نہیں۔ یہ بات حالات سے منسلک ہے اور وسائل سے 'جو اسے اگر میسر ہوتے' وہ نیکی ضرور کرتا۔

دراصل نیت نہایت اہم بات ہے۔ اگرچہ بعض لوگ ہمیں نیک نظر آتے ہیں۔ لیکن ان کی نیکیوں کے پیچھے یہ بات بھی موجود ہوتی ہے کہ انہیں وسائل حاصل تھے۔ اگر انہیں وسائل حاصل نہ ہوتے تو وہ یقیناً نیکی نہ کرسکتے۔ پس نیت کا نیک ہونا بھی اتنا ہی اہم ہے جتنا کہ کسی شخص کا نیکی کرلینا' حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے ہیں) اس سلسلے میں فرماتے ہیں۔

"اگر انسان نیکی نہ کرسکے تو کم از کم نیکی کی نیت تو رکھے۔ کیونکہ ثمرات عموماً نیتوں کے موافق ملتے ہیں۔ یہی وجہ ہے دنیوی حکام بھی اپنے قوانین میں نیت پر بہت بڑا مدار رکھتے ہیں اور نیت کو دیکھتے ہیں۔ اسی طرح پر دینی امور میں بھی نیت پر ثمرات مرتب ہوتے ہیں۔ پس انسان اگر نیکی کرنے کا مصمم ارادہ رکھے اور نیکی نہ کرسکے تب بھی اس کا اجر مل جاوے گا۔ اور جو شخص نیکی کی نیت کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو توفیق بھی دے دیتا ہے۔ اور توفیق کا ملنا یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے۔ دیکھا گیا ہے اور تجربہ سے دیکھا گیا ہے کہ انسان سعی سے کچھ نہیں کرسکتا"

جس کے دل میں نیکی ہو اور اس نے تہیہ کر رکھا ہو کہ وہ نیک اعمال بجا لائے گا اس کے لئے یہ بھی ضروری نہیں کہ وسائل موجود ہوں کیوں کہ اکثر نیکیاں ایسی ہیں جن میں وسائل کی ضرورت نہیں پڑتی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وسائل موجود ہوں تو بہت سی نیکیوں پر عمل درآمد کیا جاسکتا ہے۔ لیکن نیکی صرف وسائل کے ساتھ تعلق نہیں رکھتی۔ کسی کو صحیح راستہ بتا دینا۔ راستے میں سے ضرر رساں چیزوں کا اٹھا دینا۔ کسی کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرنا۔ کسی کا دکھ بانٹتے ہوئے اس کے ساتھ اپنے جذبات کو منسلک کرنا۔ یہ ساری باتیں نیکی ہیں۔ لیکن اس نیکی کے لئے وسائل کی ضرورت نہیں۔ غریب سے غریب انسان جس کے پاس کچھ بھی نہیں وہ بھی ان نیکیوں میں حصہ لے سکتا ہے۔ اس لئے یہ سمجھنا کہ وسائل کے بغیر نیکی نہیں کی جاسکتی درست نہیں ہے۔ دیکھنے والی بات یہ ہے کہ کونسی چیزیں ایسی ہیں جو انسانوں کے لئے مفید ہو سکتی ہیں اور ان کو مفید بنانے کے لئے یا انسانوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے ہم ان میں حصہ دار بن سکتے ہیں۔ جو باتیں ابھی ہم نے پیش کی ہیں وہ اگر نیت ہو تو بغیر کسی تکلیف کے اور بغیر کسی وسائل کے استعمال کے عمل میں لائی جاسکتی ہیں۔

مجھ پہ الزام لگاتے ہو مگر سوچا ہے؟
بات تو لوٹ کے تم پر ہی چلی جاتی ہے
شائد انسان کی فطرت کی یہی اِک خامی
آدمی کے دلِ نادان کو بہلاتی ہے

ابوالاقبال

قُربان دل و جان و جگر کون کرے گا
آباد محبّت کے نگر کون کرے گا

سب کرتے ہیں چڑھتے ہوئے سُورج کی پرستش
ہم تیرہ نصیبوں پہ نظر کون کرے گا

معدوم ہوئے جاتے ہیں سُر اہلِ جنوں کے
اب ظلم کی دیوار میں دَر کون کرے گا

ہر سمت مُسلّط ہے یہاں کور نگاہی
دلداریٔ اربابِ ہُنر کون کرے گا

جب تک نہ عیاں ہوں گے ترے گیسو و عارض
تزئینِ رُخِ شام و سحر کون کرے گا

سب کرتے ہیں تیرے رُخِ پُر نُور کی باتیں
اب تذکرۂ شمس و قمر کون کرے گا

موجوں کا تلاطم بھی ہے' آغوشِ صدف بھی
کیا جانیے قطرے کو گُہر کون کرے گا

محروم اگر لذتِ گریہ سے رہی آنکھ
شاداب محبّت کا شجر کون کرے گا

وُہ لوگ کہ جو قُوّتِ بازو سے ہیں محروم
حل اُن کی دُعاؤں میں اثر کون کرے گا

کوئی تو سنوارے گا خمِ گیسوئے ہستی
کوئی تو کرے گا یہ مگر کون کرے گا

گرمائے گا اب آکے لہُو کون ہمارا
پیوست رگِ جاں میں شرر کون کرے گا

محمود سرِ شام ہی دِل ڈوب رہا ہے
ایسے میں شبِ غم کی سُحر کون کرے گا

ڈاکٹر محمود الحسن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قمر داؤد کھوکھر

کارل ساگان (CARL SAGAN)

مکرم و محترم ایڈیٹر صاحب روزنامہ الفضل ربوہ

گذشتہ دنوں حضرت صاحب نے درس قرآن کریم کے دوران معجزہ شق القمر کے بیان میں موجودہ دور کے مشہور ماہر فلکیات کارل ساگان کا حوالہ پیش فرمایا تھا۔ کارل ساگان کی شخصیت کے تعارف پر مبنی ایک نوٹ تحریر کیا ہے۔ آپ کی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں اگر مناسب خیال فرمائیں تو الفضل میں جگہ دے کر ممنون فرمائیں۔ اس نوٹ کی تیاری میں مندرجہ ذیل کتب سے مدد لی گئی ہے۔

1- Reader Digest Library of Modern Knowledge

2- World Almanca 1990-1994

۳- ماہنامہ سائنس میگزین کے شمارے جنوری ۱۹۸۵ء و ستمبر ۱۹۸۷ء اور اگست ۱۹۹۰ء جیسا کہ آپ کے علم میں ہوگا محترم والد صاحب بھی ٹنڈو آدم کے ایک مقدمہ میں ملوث ہو گئے ہیں۔ جنوری میں ان کی ضمانت کنفرم ہو گئی ہے۔ ان کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔ نیز خاکسار کو بھی اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی صحت و ہمت اور قلم و فعال عمر میں غیر معمولی برکت عطا فرماتا رہے۔

مشہور زمانہ فلسفی فرانسس بیکن نے کہا تھا "علم طاقت ہے" جبکہ عمرانیات کے معروف پروفیسر ایلون ٹوفلر نے اس قول زریں کا جدید اصطلاح میں ترجمہ کیا کہ "علم تبدیلی ہے" گویا ایسی تبدیلی جو ہر زمانہ میں' ہر دور میں ایک نئے رنگ اور ایک نئے ڈھنگ سے جلوہ گر ہوتی ہے۔ اور اس تبدیلی کا اطلاق علم کی ہر شاخ اور ہر شعبہ پر ہوتا ہے۔ ہر دور میں علم کے نئے دروازے کھلتے اور نئی جہتیں سامنے آتی ہیں۔ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ ہم سب انسان اس وقت مسلسل تبدیلیوں کے دور میں سانس لے رہے ہیں۔ اس کا ایک ثبوت یہ ہے کہ جو درس MTA کے ذریعہ ہمیں آج کی اس دھماکہ خیز تبدیلیوں کے دور میں میسر آ رہے ہیں اس کا چند سال پہلے تصور بھی ناممکن تھا۔ وقت نے کروٹ لی۔ دھارے بدلے اور خدا کی ایک ایسی نعمت میسر آگئی کہ اب دنیا بھر کے احمدی ایک ہی وقت میں اس درس سے مستفید ہو کر اس بات کا ثبوت پیش کر رہے ہیں کہ وہ ایک وحدت کی لڑی میں پروئے ہوئے ہیں۔ یہ درس کیا ہیں؟ صرف خدا کے کلام کی روحانی تشریح و توضیح ہی نہیں بلکہ خدا کے قول و فعل کی ہم آہنگی اور اس کے حسین امتزاج کے نئے رخ متعین کر رہے ہیں۔ خدا کے کلام کی جہتیں اور وسعتیں تو اسی علیم و خبیر ہستی کے علم میں ہیں۔ لیکن وہ خدا جس نے اس پاک کلام کو اتارا ہر دور میں اپنے پیاروں اور پاک و مطہر وجودوں پر اس کے نئے مفاہیم و مطالب کھولتا رہتا ہے۔ ہماری خوش نصیبی اور سعادت کہ ہمیں ایک ایسا الٰہی نظام و نعمت میسر ہے کہ جس کے ہر مظہر کے دور میں اس مظہر کے ذریعہ خدا کے کلام کے نئے مفاہیم و مطالب سامنے آتے رہے اور تحقیق کے نئے دروازے کھلتے رہے ہیں۔ اور یہ سلسلہ آج بھی اس دور رابع میں اسی طرح جاری و ساری ہے۔ خدا اس سلسلہ اور اس کی برکات کو ہم میں ہمیشہ قائم رکھے۔

گزشتہ ایک درس میں حضرت صاحب نے آنحضرت ﷺ کے معجزہ شق القمر کے حوالے سے موجودہ دور کے ایک مشہور فلکیات کارل ساگان کا ذکر فرمایا تھا۔ یہ کارل ساگان کون ہے اور اس کی شخصیت کیوں مشہور ہے آیئے اس کا جائزہ لیتے ہیں۔

کارل ساگان ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے بروک لین کے علاقے میں روسی باپ اور امریکی ماں کے گھر ۱۱۔ ستمبر ۱۹۳۴ء کو پیدا ہوا۔

ساگان کا باپ لباس تراشنے پر ملازم تھا۔ بچپن ہی سے ساگان آسمان اور فضا کے متعلق سوچا کرتا جبکہ دوسرے اس کے ہم عمر ساتھی کھیل میں مصروف ہوا کرتے۔ وہ خود کہا کرتا ہے "میں اپنے ساتھی بچوں سے پوچھا کرتا کہ یہ ستارے کیا ہیں؟ اس پر وہ جواب دیتے کہ آسمان پر پھیلی ہوئی روشنیاں ہیں"

تحقیق و جستجو کے شوق اور مزید معلومات کی طلب نے اس کا رخ لائبریری کی طرف کر دیا جہاں اس نے ستاروں سے متعلق کوئی آسان سی کتاب مانگی۔ لائبریرین نے اسے ایک ایسی کتاب دی جس میں کلاوک گیبل اور جین بارلو کا تفصیلی تذکرہ تھا۔ اس کے مطالعہ میں آنے والی یہ پہلی کتاب تھی جو اس کے لئے مہمیز کا کام کر گئی۔ اسے معلوم ہوا کہ ستارے تو واقعی زمین سے دور' بہت دور واقع ہیں۔ اور پھر انہی دور کے ستاروں نے اسے اپنا گرویدہ بنا لیا اور اسے اپنے جال میں پھنسا لیا۔ لیکن یہ جال ساگان کے لئے خوش آئند ثابت ہوا۔ اس نے سائنسی کہانیاں پڑھنا اور لکھنا شروع کر دیں۔ تب ساگان ایک سائنسی دنیا میں داخل ہو چکا تھا ایک ایسی دنیا میں جو پیچیدہ اصولوں اور دقیق نظریات و عملیات کا مجموعہ ہے۔ جسے چیدہ چیدہ لوگ ہی سمجھ پاتے اور اس کے رازوں کا انکشاف کر سکتے ہیں۔

اس دوران اس کا خاندان نیو جرسی چلا آیا۔ جہاں اسے پہلی بار احساس ہوا کہ وہ ایک پیشہ ور ہیئت دان بن سکتا ہے۔ ۱۹۵۱ء میں جب کہ وہ ابھی صرف سولہ سال کا تھا اسے شکاگو یونیورسٹی میں وظیفہ پر داخلہ مل گیا۔ نو سال بعد اس نے ہیئت آفتاب اور ستاروں پر پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ ۱۹۷۳ء میں وہ پہلی بار دنیا کی ابتدا کے متعلق تیار کردہ فلم میں پیش ہوا۔ اس فلم میں اس نے بنیادی نکتہ یہ پیش کیا کہ "پندرہ کھرب سال قبل آسمان پر کسی کہکشاں' ستارے یا سیارے کا نام و نشان تک نہ تھا۔ بلکہ ابھی زندگی نمودار بھی نہ ہوئی تھی۔" ساگان کی اسی فلم نے لوگوں کو حیرت میں ڈال دیا۔ اور اس فلم کو دیکھ کر ہزاروں نوجوانوں نے یہ ارادہ کر لیا کہ وہ ہیئت داں ہی بنیں گے۔

کارل ساگان اب کارنیل (Cornell) یونیورسٹی نیویارک سے پروفیسر کی حیثیت سے وابستہ ہو چکا تھا۔ جو ۱۸۶۵ء سے قائم ایک قدیمی تعلیمی ادارہ ہے۔ جہاں وہ فلکیات و خلائیات پر لیکچر دیتا اور اس میدان میں تحقیق کو آگے بڑھا رہا تھا۔ پھر وہ ٹیلی ویژن کے لئے تیار کردہ ایک سیریز "کاسموس" (COSMOS) میں نمودار ہوا۔ کاسموس پروگرام نے کارل ساگان کو ایک نئی شہرت بخشی۔ اس پروگرام کی تیاری میں تین سال کا عرصہ لگا۔ ڈیڑھ سو سے زائد افراد نے اس کی تیاری میں حصہ لیا اور بارہ مختلف ممالک میں یہ پروگرام فلمایا گیا۔ پاکستان ٹیلی ویژن نے بھی کچھ عرصہ پہلے اس پروگرام کو قسط وار اپنے ناظرین کے لئے پیش کیا جو سائنس کے موضوعات سے دلچسپی رکھنے والے لوگوں کے لئے دلچسپی کا موجب بنا۔

ٹیلی ویژن سیریز کاسموس زمین سے ماورا زندگی سے لے کر انسانی دماغ کے محیر العقول کارناموں پر مبنی تھا۔ اس پروگرام کے ذریعہ ساگان نے بیسویں صدی کے انسان کو یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ دنیا کے گرد خلا بھول بھلیاں نہیں۔ بلکہ اسے دریافت' معلوم اور تسخیر کیا جا سکتا ہے۔

ساگان پروفیسر فلکیات ہونے کے ناطے ترقی کی منازل طے کرتا رہا۔ وہ نیویارک میں قائم سیاروں کا مطالعہ کرنے والی تجربہ گاہ کا ڈائریکٹر بنا۔ اور پھر سیاروں سے متعلق علوم کی ایک انجمن' انجمن فلکیات (امریکہ) کا صدر بنا۔ (اس انجمن نے ہمارے نظام شمسی کے سیارے مریخ (Mars) کا مصنوعی مطالعہ کیا ہے اور انسان بردار مہمات کا وسیع پروگرام بنا رکھا ہے) مریخ کے علاوہ ساگان نے دوسرے سیارے زہرہ (Venus) کے بارے میں تحقیق کی طرف قدم بڑھایا اور اہل دنیا کو ان کی دنیا سے دور زہرہ پر ایک نئی دنیا بسانے پر آمادہ کرتا ہوا نظر آیا۔ اس نے دنیا کے سامنے اپنی یہ تحقیق پیش کی کہ زہرہ کا سطحی درجہ حرارت ۴۸۰ درجہ سینٹی گریڈ یا ۹۰۰ درجے فارن ہائیٹ ہے۔ اور اس تپش کے نتیجے میں اس کا سطحی دباؤ زمینی کرہ ہوائی سے ۹۰ گنا زیادہ یا سطح سمندر سے ایک کلومیٹر نیچے پانی کے وزن کے برابر ہے۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ زہرہ پر مصنوعی طریقوں سے حالات تبدیل کئے جا سکتے ہیں اور زہرہ کے حوالے سے بہت سی تجاویز بھی پیش کیں کہ کس طرح اسے انسانوں کے قابل بنایا جا سکتا ہے۔

کارل ساگان نے اپنی تحقیقات کو ٹی وی پروگراموں' لیکچروں اور متعدد تصانیف کے ذریعہ دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اس کا سب سے بڑا کارنامہ یہ قرار دیا جاتا ہے کہ اس نے سائنس کو عوام الناس کے لئے سادہ اور مقبول عام بنا دیا ہے۔ ساگان لیکچر دے رہا ہو یا وہ کسی ٹیلی ویژن پروگرام میں سائنس کی کسی گتھی کو سلجھا رہا ہو یا وہ کسی سائنسی موضوع پر قلم اٹھا رہا ہو اس کا انداز بہت سیدھا سادھا اور عام فہم ہوتا ہے۔ اب سے کچھ عرصہ قبل لوگ بالخصوص عوام الناس سائنس کی ان آوازوں پر کان دھرنے کو تیار نہ ہوتے تھے۔ رفتہ رفتہ سائنس میں لوگوں کی دلچسپی بڑھنے لگی۔ اخبارات و جرائد سائنس کے بارے میں زیادہ سے زیادہ خبریں اور معلومات فراہم کرنے لگے۔ بات یہیں تک محدود نہ رہی بلکہ الیکٹرونی ذرائع ابلاغ ریڈیو اور ٹیلی ویژن نے بھی سائنسی پروگرام پیش کرنے شروع کر دیئے۔ اور اس کا سہرا کارل ساگان کے سر باندھا گیا۔ اکثر سائنس دان ساگان کی ان کوششوں کو بہت سراہتے ہیں کہ اس نے سائنس کو مقبول عام بنانے میں بڑی جدوجہد کی ہے۔ وہ خود کہا کرتا ہے کہ "سائنس کے علم سے اسے خوشی و فرحت حاصل ہوتی ہے۔ یہ گوشہ نشیں سائنس دانوں کی ملکیت نہیں بلکہ اسے پڑھنے اور سیکھنے کا ہر شخص کو حق حاصل ہے۔"

ساگان کی تصانیف فلکیات و خلائیات کے اسرار و رموز اور انسانی دماغ کے کارناموں پر مبنی ہیں جو لاکھوں کی تعداد میں فروخت ہوئیں اور عالمی شہرت رکھتی ہیں۔ اس کی کتابوں کے دنیا کی بڑی زبانوں میں تراجم بھی چھپ چکے ہیں۔ اس نے اپنے دور کے ایک عظیم ماہر طبیعیات سٹیفن ہاکنگ کی معروف کتاب Brief History of Time (تاریخ زمان و مکان) کا دیباچہ تحریر کیا۔ اس کے آغاز کی

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

ایک نئی بات

کہنے کو تو کہتے ہیں کہ آسمان کے نیچے اب کوئی نئی بات نہیں ہو سکتی۔ لیکن یہ بات کہنے کا صرف اتنا مطلب ہے کہ دنیا میں سب کچھ ہو چکا ہے اگرچہ اس بات کا ہمیشہ امکان باقی رہتا ہے کہ بعض باتیں جو ہو چکی ہیں ان کے نتائج سے ہم آگاہ نہ ہوں۔ نتیجہ تو بہرحال ہر بات کا نکلتا ہے لیکن بسا اوقات ہم ایک بات کے نتیجہ کو کسی اور بات کے ساتھ منسلک کر دیتے ہیں۔ یہ ہماری لاعلمی ہوتی ہے۔ اور اس طرح سے نئی سے نئی بات سامنے آتی رہتی ہے۔

جب سے انسان اس دنیا میں آیا ہے بچوں کے ساتھ جو اس کا سلوک رہا ہے وہ آج بھی تقریباً ویسا ہی ہے۔ بچہ روتا ہے ہم اسے جھولا جھلاتے ہیں۔ کبھی اس سے پیار کرتے ہیں تو اسے اوپر کی طرف اچھال دیتے ہیں۔ بلکہ اگر اپنے بازو خاصے مضبوط ہوں تو اوپر کی طرف اسے اچھال کر چھوڑ دیتے ہیں اور پھر اسے کیچ کرتے ہیں اگر کہا جائے کہ ایسا نہ کرو بچہ نیچے گر جائے گا۔ تو اچھالنے والا کہتا ہے۔ میرے ہاتھ میرے بازو خاصے مضبوط ہیں۔ بچہ نیچے نہیں گر سکتا۔ لیکن اس کا جو نتیجہ ہوتا ہے وہ آج سے پہلے معلوم نہیں تھا۔

اب برطانیہ کے ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ بچے کو زور زور سے ہلانے سے یا اوپر اچھالنے سے اس کے دماغ پر اثر پڑ سکتا ہے۔ وہ یہاں تک کہتے ہیں کہ اس کی دماغ کی باریک باریک شریانیں پھٹ سکتی ہیں اور بچہ ذہنی طور پر معذور ہو سکتا ہے۔ پوری طرح معذور نہ بھی ہو تو اس کے ذہن پر کچھ نہ کچھ برا اثر ضرور پڑ جاتا ہے۔ چنانچہ وہ سوسائٹی جو بچوں پر ظلم روکنے کے لئے بنی ہوئی ہے اس نے حال ہی میں انتباہ کیا ہے کہ بچوں کو اس طرح ہلایئے نہیں اور اچھالئے بھی نہیں بلکہ اس سوسائٹی نے یہاں تک کہہ دیا ہے کہ اگر بچے سے پیار کرنا ہے تو انسانوں کی طرح کیجئے۔ وحشیوں کی طرح نہیں۔ یہ بات تو خیر درست نہیں کیونکہ جب پیار کیا جاتا ہے تو یہ سمجھ کر کیا جاتا ہے کہ انسان پیار کر رہا ہے۔ اور وہ انسانوں کی طرح ہی پیار کر رہا ہے لیکن اب جبکہ اس کے برے نتائج سامنے آئے ہیں اور تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ بچے کو اس طرح ہلانے سے یا اوپر اچھالنے سے اس کے دماغ کی رگیں پھٹ سکتی ہیں تو اس اچھالنے اور ہلانے کو وحشیانہ کہہ دیا گیا ہے۔ ڈاکٹروں نے یہ بھی بتایا ہے کہ ایک ہسپتال میں گذشتہ تین سال میں سولہ ایسے کیسز آئے ہیں جہاں بچوں کو اسی طرح ہلانے یا اچھالنے کی وجہ سے ان کے دماغوں کی شریانوں پر اثر پڑا تھا۔ ان میں سے سات بچے فوت ہو گئے۔ اور نو بچے ذہنی مریض بن گئے۔

یہی وہ باتیں ہیں جو ہوتی تو شروع سے آ رہی ہیں لیکن پتہ اب چلا ہے۔ بچوں کو کس زمانہ میں ہلایا اور اچھالا نہیں گیا لیکن کسی زمانہ میں بھی یہ نہیں کہا گیا کہ ان کے دماغ کی شریانیں پھٹ سکتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر آپ نے ہوائی جہاز میں سفر کیا ہے تو آپ اسے بخوبی سمجھ لیں گے کہ بعض اوقات جب ہوائی جہاز نیچے کی طرف جاتا ہے اور خاصا جلدی سے جاتا ہے تو ہمارے بدن کے دو حصے متاثر ہوتے ہیں۔ ہمارا دل بھی متاثر ہوتا ہے۔ ایسے لگتا ہے ڈوبنے لگا ہے اور ہمارا ذہن بھی متاثر ہوتا ہے۔ یہی تاثر ایک ایسی چیز ہے جو خدانخواستہ بچوں کی صورت میں ان کی دماغی شریانوں پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ بچوں کو جھولا تو جھلایا ہی جاتا ہے یا لکڑی کے الگ جھولے بنے ہوتے ہیں یا غریب گھروں میں چارپائی کے ساتھ کپڑا باندھ کر بچے کو لٹا دیا جاتا ہے اور اسے ہلایا جاتا ہے۔ لیکن یہ جھولا جھلانا اور اس طرح چارپائی کے ساتھ اس کا ہلانا غالباً مختلف بات ہے۔ کیونکہ اس میں سارا جسم متوازن طور پر ہلتا ہے اور کسی خاص حصے پر زیادہ اثر نہیں پڑتا۔ اور ہلتا بھی آہستہ آہستہ ہے۔

کہنا ڈاکٹروں کا یہ ہے کہ جب ہم اوپر کو اچھالتے ہیں اور بچہ پھر نیچے کی طرف آتا ہے تو اس کے ذہن کی وہی کیفیت ہوتی ہے جو ہوائی جہاز کے فوری طور پر نیچے آنے سے لوگوں کی ہوتی ہے۔ بچہ اس بات کو اتنی آسانی سے برداشت نہیں کر سکتا جتنی آسانی سے بڑے لوگ برداشت کر سکتے ہیں۔ اور پھر یہ بھی ہے کہ ہاتھوں میں لے کر بھی اگر زور زور سے ہلایا جائے تو وہی کیفیت ہو جاتی ہے۔ ہاتھوں میں ہلانا اور جھولے میں ہلانا دو مختلف باتیں ہیں۔ جھولے میں لیٹے ہوئے بچے کو متوازن حرکت کے ساتھ ہلایا جاتا ہے۔ اور جب بچہ روئے اور ہاتھوں میں لے کر اسے ہلایا جائے تو عام طور پر وہ جتنا زیادہ روتا ہے اتنا ہی زور سے ہم ہلاتے ہیں۔ بہرحال اس ساری بات کا مطلب یہ ہے کہ بچوں کو اس طرح سے زور زور سے ہلایا بھی نہ جائے اور اوپر کی طرف بھی اچھالا نہ جائے۔ جس طرح کی بچوں پر ظلم روکنے والی سوسائٹی نے برطانیہ میں کہا ہے۔ پیار کریں۔ انسانوں کی طرح پیار کریں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بچہ کو ایسی حالت میں نہ لے جائیں کہ اس کے دماغ کی شریانیں خدانخواستہ پھٹ جائیں اور وہ معذور ہو جائے یا قریب قریب معذور ہو جائے اللہ تعالیٰ سب کے بچوں کو صحت سے رکھے اور انہیں ہر قسم کی بیماری سے محفوظ رکھے۔

آپ کا خط ملا

کسی کونے میں لکھ دیا جائے کہ یہ خط ذاتی ہے تو اس کی اشاعت کا کوئی مطلب نہیں ہوتا۔ اسے یقینی طور پر شائع نہیں کرنا چاہئے۔ لیکن یہ بات دیکھنے والی ہے کہ جس شخص نے یہ لکھا ہے کہ یہ خط میرا ذاتی خط ہے اس میں ذاتی باتیں ہیں یا عمومی۔ اگر عمومی باتیں ہیں اور ان سے دوسروں کو فائدہ پہنچ سکتا ہے تو یقیناً اس خط کو ذاتی نہیں سمجھا جا سکتا۔ اور اگر وہ بہت قریبی دوست ہو تو پھر جس کو خط لکھا گیا ہے اسے یہ حق حاصل ہے کہ وہ اس خط کو ذاتی نہ سمجھے۔

ہمارے بھی ایک ایسے ہی دوست ہیں۔ مکرم محمود احمد صاحب جو کسی زمانہ میں مجلس خدام الاحمدیہ کے صدر تھے ہماری ان سے دوستی خاصی پرانی ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ جب ہم ان سے واقف بھی نہیں تھے اس وقت سے بھی ان کی ہمارے ساتھ دوستی ہے۔ اور وہ اس لئے کہ وہ ایک بیرونی طالب علم ہونے کی وجہ سے اردو زبان ہمارے والد صاحب حضرت ماسٹر عطاء محمد صاحب سے پڑھتے تھے۔ اور ان کے ذریعہ ہم سے نہ صرف واقف تھے بلکہ دوستی کے جذبات رکھتے تھے۔

انہوں نے اب آسٹریلیا سے ایک خط لکھا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی لکھ دیا ہے کہ یہ میرا ذاتی خط ہے۔ اب آپ فیصلہ فرمائیں کہ ایسا خط جس میں ہمیں دعائیں دی گئی ہیں اور اپنے لئے دعاؤں کی درخواست کی گئی ہے۔ اور اخبار میں کام کرنے والے دوستوں کو علیک سلیک لکھی ہے کیا وہ ذاتی ہو سکتا ہے۔ ہم چاہیں گے کہ ہمارے دوست محمود احمد صاحب اس خط کو ذاتی نہ سمجھیں۔ لکھتے ہیں:-

خداتعالیٰ سے آپ سب کی خیریت چاہتا ہوں۔ مبارک مہینہ قریب ہے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مقبول خدمات کی توفیق بخشے۔ صحت دے۔ شر سے محفوظ رکھے۔ اور انجام بخیر کرے۔ بچے بڑے ہو رہے ہیں اور ماحول سے ڈر لگتا ہے۔ بچوں کے لئے بہت دعا کریں۔ الفضل باقاعدہ یا بے قاعدہ طور پر مل تو جاتا ہے اور سب سے پہلے صفحہ اول کی بائیں جانب کامیابی۔ درخواست دعا۔ سانحہ ارتحال۔ امتحان میں کامیابی۔ یہ ممکن ہے کہ بہتوں کے لئے معمولی ہو مگر میرے لئے بہت کچھ ہے اور آپ نے تو کئی دلچسپ سلسلے شروع کر رکھے ہیں۔ اور پروازی صاحب بھی خوب خدمات انجام دے رہے ہیں پرانے خدمت کرنے والے لوگوں کے بارے میں معلومات بہت ضروری ہیں۔

حضرت ماسٹر صاحب (عطاء محمد صاحب) اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ میرا کالم ابن العطاء مجھے اس لئے پسند ہے کہ حضرت استاذی المحترم کا نام اکثر دیکھنے میں آتا ہے۔ میں جب ربوہ گیا تو ایک لفظ لکھنا نہیں جانتا تھا۔ اور انہوں نے تختی سے شروع کرایا۔ کندھے پر چھتری اور دیسی جوتی اور پگڑی اور آہستہ آہستہ چلتے چلتے بروقت جامعہ میں پہنچنا۔

سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔ آپ کو ایران راہ مولا کی سعادت نصیب ہوئی۔ اور الفضل میں بہت خدمات کی توفیق مل رہی ہے۔ ہمیں دعا میں یاد رکھیں۔ دفتر میں مکرم آغا سیف اللہ صاحب قاضی منیر احمد صاحب اور یوسف سہیل شوق صاحب اور دیگر دوستوں کو سلام اور دعا کی درخواست۔ الفضل کے علاوہ جلسہ سالانہ کی ایک تقریر جو سیرت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ پر مشتمل ہے جو آپ کی تقریر ہے وہ میرے پاس ہے۔ اور اکثر سنتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی خاص امان میں رکھے اور صحت و عافیت سے رکھے اور صحت والی زندگی سے رکھے۔

محمود احمد

اب ہم اپنے قارئین سے پوچھتے ہیں اور ان قارئین میں ہمارے دوست محمود احمد صاحب بھی شامل ہیں کہ کیا یہ ذاتی خط ہے۔ وہ خط جو ہمارے لئے دعاؤں سے بھرا ہوا ہے اور جس میں اپنے لئے دعا کی درخواست کی گئی ہے اس کو ہم ذاتی کس طرح کہہ سکتے ہیں اگر انہوں نے کوئی ایسی باتیں لکھی ہوتیں جو ان کے گھر سے تعلق رکھتیں اور باہر بتانے والی نہ ہوتیں تو ہم اس خط کو ذاتی سمجھ لیتے اب اپنی دوستی کی بناء پر ہم نے اس کو ذاتی خطوں کے خانے سے نکال لیا ہے اور اپنے قارئین تک پہنچا دیا ہے تاکہ وہ مکرم محمود احمد صاحب کے لئے اور ان کے بچوں کے لئے دل کھول کر دعا کریں۔

محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب امریکہ سے لکھتے ہیں۔

الفضل بہت باقاعدگی سے ملتا ہے۔ آج الفضل کا تازہ پیکٹ ملا۔ اس میں ۱۶ جنوری

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

نذر حسین

مکرم ملک محمد بشیر آف گھوگھیاٹ

مکرم ملک محمد بشیر صاحب ملک نبی محمد صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کے بڑے بیٹے تھے۔ ملک نبی محمد صاحب موضع گھوگھیاٹ کے بڑے زمیندار تھے آپ کی پہلی شادی اپنے خاندان میں ہوئی لیکن اولاد نرینہ کے نہ ہونے کے باعث آپ کے بعض خیر خواہوں اور ہمدرد دوستوں کے مشورہ سے آپ نے دوسری شادی بابو فخرالدین صاحب (والد مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر زود نویس) کی بھتیجی سے کی اور اتفاق سے اس نئی شادی کے بعد بھی اولاد نرینہ سے محرومی کا ہی سامنا کرنا پڑا اس پر جماعت احمدیہ گھوگھیاٹ کے بعض بزرگ احمدیوں نے ملک صاحب سے یہ کہا کہ آپ اللہ تعالیٰ سے عہد باندھیں کہ اگر آپ کو اولاد نرینہ سے نوازا جائے تو آپ اپنے بیٹے کو خدمت دین کے لئے وقف کر دیں گے چنانچہ ملک صاحب نے یہ پختہ عہد اللہ تعالیٰ سے باندھا اور بڑے تضرع اور رقیق القلب ہو کر اللہ تعالیٰ سے اس مقصد کے پورا ہونے کی دعائیں کیں جماعت کے بزرگ آپ کے ساتھ تھے اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور ان پاک عہدوں اور مخلصانہ و عاجزانہ دعاؤں کے بعد ۱۹۲۳ء میں ملک نبی محمد صاحب کو پہلے بیٹے سے نوازا گیا اور نام محمد بشیر صاحب تجویز ہوا۔ یوں ملک محمد بشیر صاحب کی پیدائش بڑی پرسوز دعاؤں اور مقدس وعدوں کے بعد ہوئی۔ لہذا جب ملک نبی محمد صاحب کے وعدہ کو پورا کرنے کا وقت آگیا اور ملک محمد بشیر چھ برس کے ہوئے تو ان کو ان کے والد بزرگوار قادیان لے گئے اور مدرسہ احمدیہ میں دینی تعلیم کے حصول کے لئے داخل کرا آئے۔

قادیان میں دینی تعلیم شروع ہو گئی لیکن ملک محمد بشیر صاحب کوئی دو ماہ کا عرصہ گزرنے کے بعد بیمار پڑ گئے۔ ظاہر ہے کہ وہاں پر گھر کی سی سہولتیں اور آرام اور ناز و نعمت تو میسر نہ تھے۔ بیماری جب زیادہ بڑھ گئی تو ملک نبی محمد صاحبکو قادیان پہنچنے کی اطلاع دی گئی اور وہاں جاکر آپ نے خود دیکھ لیا کہ آپ کے بیٹے کا کیا حال تھا۔ اس تمام ماجرا کو حضرت امام جماعت الثانی کے حضور پیش کیا گیا اور آپ نے تمام حالات کا جائزہ لینے کے بعد ملک نبی محمد صاحب کو اجازت دی کہ وہ اپنے بیٹے کو واپس اپنے گاؤں لے جائیں اور اس کی تعلیم کا بندوبست اپنی نگرانی، حفاظت میں کریں۔ اس اجازت کے بعد ملک محمد بشیر صاحب واپس گاؤں موضع گھوگھیاٹ ضلع سرگودھا آگئے اور قصبہ میانی کے ہائی سکول کی پرائمری جماعت میں بغرض حصول تعلیم داخل ہوئے جہاں سے آپ نے غالباً ۱۹۴۱ء میں میٹرک کا امتحان پاس کر لیا۔ وہ دن جنگ عظیم دوم کے دن تھے اور میٹرک پاس نوجوان فوج میں براہ راست حوالدار کلرک بھرتی ہو سکتے تھے ملک محمد بشیر صاحب بھی فوج میں حوالدار کلرک بھرتی ہو گئے اور ۱۴ پنجاب رجمنٹ میں ملازمت شروع کر دی اور ۱۹۶۳ء تک فوجی ملازمت میں رہے اور ریٹائر ہوئے اب آپ نے وقف بعد از ریٹائرمنٹ کر دیا اور انسپکٹر انصار اللہ مرکزیہ کے طور پر خدمات شروع کر دیں، اور بڑی لگن اور محنت سے اپنے فرائض کی سرانجام دہی کرتے رہے۔ اسی اثنا میں اپنی مستقل رہائش کے لئے محلہ دارالیمن ربوہ میں ایک خوبصورت مکان بھی بنوایا اور کچھ عرصہ اپنی بیوی بچوں کے ساتھ یہاں زندگی بسر کی لیکن ان کی بیوی کو ذیابیطس کی شکایت ہو گئی اور ملک محمد بشیر صاحب نے اپنے بال بچہ کو واپس گاؤں بھیج دیا جہاں پر کچھ عرصہ گزرا ہی تھا کہ ان کی بیوی کی وفات ہو گئی۔ بطور انسپکٹر انصار اللہ آپ نے کوئی ۲۲ سال تک خدمت کی کہ آپ کو دل کا عارضہ ہو گیا یعنی انجائنا کی تکلیف ہو گئی۔ اس کے باعث آپ نے ملازمت سے فراغت حاصل کی اور واپس اپنے گاؤں چلے گئے ملک محمد بشیر صاحب ایک سادہ لوح سادہ اطوار اور نیک دل انسان تھے۔ بیماری کی حالت میں بھی مجلس مشاورت پر تشریف لاتے رہے اور ۱۹۹۲ء میں قادیان جلسہ سالانہ پر بھی تشریف لے گئے اور ایک عرصہ کے بعد قادیان کی زیارت سے مستفیض ہوئے ۱۹۹۳ء کی مجلس مشاورت پر آئے اور ۳ اپریل ۱۹۹۳ء کو فارغ ہو کر عاجز راقم سے ملنے آئے۔ آپ کو انجائنا کا بہت ہی شدید حملہ ہو رہا تھا تھوڑی دیر بیٹھ کر حال احوال پوچھ کر چلے گئے اور سرگودھا میں ملک اظہر رشید صاحب جو کہ امراض دل کے ماہر ہیں ان کے زیر علاج رہے لیکن علاج معالجہ تقدیر کے سامنے کچھ بھی کارگر نہیں ہوا کرتا ملک صاحب نے اپنا آخری خط عاجز راقم کو ۱۳۔ اگست ۱۹۹۳ء کو لکھا جس میں اپنی بیماری کی شدت کا ذکر تھا اور اپنی اہلیہ کی وفات کے بعد تنہائی کی صعوبت کا ذکر بھی تھا۔ ۱۶۔ اگست ۱۹۹۳ء کو اپنے گاؤں ہی میں وفات پائی اور وہاں کے احمدیہ قبرستان میں مدفون ہوئے اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے۔

ملک محمد بشیر صاحب عمر کے لحاظ سے مجھ سے چند سال چھوٹے تھے لیکن ہماری بڑی گہری دوستی تھی۔ بچپن میں جلسہ سالانہ قادیان پر ہمارا جانا اکٹھا ہوا کرتا تھا اور ہم جلسہ سالانہ کی آمد کے دن گن گن کر گزارتے تھے عام طور پر ہم ۲۴ دسمبر کو گاؤں سے قادیان کے لئے نکل کھڑے ہوتے تھے اور جس صبح کو ہم نے جانا ہوتا تھا خاکسار وہ رات ملک محمد بشیر کے گھر میں گزارتا اور ساری رات ہم جلسہ سالانہ کی خوشی میں جاگ کر گزار دیتے اور صبح ۹ بجے کے قریب ہمارا قافلہ جس میں ہمارے بہت سے بزرگ جو اس وقت اس دنیا میں نہیں ہیں شامل ہوتے اور رونق کا باعث ہوتے سب بزرگ لمبے کوٹ پہنے ہوئے ہوتے اور تہ بند باندھتے مونڈھے پر دوہرا صافہ اور پگڑیوں میں ملبوس ہوتے سفید قمیصوں میں لال لال لحاف باندھے ہم اپنے بستر کاندھوں پر اٹھائے ریلوے اسٹیشن میانی جو گاؤں سے ڈیڑھ کلومیٹر کے فاصلہ پر جنوب میں واقع ہے پہنچ جاتے ملک محمد بشیر اور خاکسار چھوٹی عمر کے ہوتے تھے اور باقی ہمارے بزرگ ہوتے کوئی دس گیارہ اشخاص پر مشتمل یہ قافلہ قادیان بڑے جوش و خروش کے ساتھ دعائیں کرتا ہوا جایا کرتا راستہ میں لوگ حیرت سے ہم کو تکتے اور چونکہ اس وقت زیادہ تعصب اور دشمنی نہ ہوتی تھی تو بڑے شوق سے پوچھتے کیا قادیان جا رہے ہو ہمیں بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا۔ میانی سٹیشن پر گاڑی بھیرہ سے آتی تھی اور اس گاڑی میں بھیرہ کے احباب اور ملحقہ موضع جھکڑ کے احمدی احباب بھی آتے۔ جب گاڑی ملکوال کے سٹیشن پر پہنچتی تو پنڈ دادنخان اور دوالمیال کے احمدی احباب بھی مل جاتے اور یوں ۹ میل کی مسافت طے کرنے کے بعد ہی جلسہ سالانہ قادیان کا رنگ آجاتا اور سارا راستہ درثمین کی نظمیں پڑھنے اور سننے میں گزر جاتا۔ ۲۵ دسمبر کو امرتسر جنکشن پر پہنچ جاتے اور وہاں سے گاڑی میں بیٹھ کر قادیان اور منارہ کا درشن کرتے ہی آنکھوں سے آنسو اور نعرے بلند ہو جاتے۔

ملک محمد بشیر اور عاجز راقم جلسہ کے اس قافلہ میں چھوٹی عمر کے ہوتے تھے لیکن ذوق و شوق کے لحاظ سے کسی بزرگ سے کم نہ ہوتے۔ ملک محمد بشیر صاحب ایک نیک دل انسان غریبوں کی امداد کرنے والے مخیر انسان تھے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اولاد در اولاد کو احمدیت کے ساتھ وابستگی کی توفیق عطا فرمائے۔ اور سب اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے والے ہوں اور ملک محمد بشیر کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا ہو۔ (آمین)

بقیہ صفحہ ۳

سطور میں سا گان لکھتا ہے۔

"ہم اپنی روزمرہ کی زندگی روزانہ گزارتے ہیں لیکن کبھی خیال تک نہیں آتا کہ ہم زندگی کیوں گزار رہے ہیں۔ یہ زندگی کیا ہے۔ یہ دنیا کیسی ہے۔ دھوپ پیدا کرنے والے بڑے بجلی گھر کا نظام کیوں کر چلتا ہے۔ دھوپ سے کیونکر زندگی کی شمع جلتی رہتی ہے۔ کیونکر ثقل کے گوند سے ہماری زمین دوسرے کروں سے چپکی ہوئی ہے۔ اور یہ نظام کشش و تجاذب نہ ہوتا تو ہماری یہ مزین کیونکہ کائنات کو وسیع خلاؤں میں روئی کے گالے کی طرح گھومتی پھرتی۔ اور یہ ایٹم کے اندر کیا ہے اور ایٹم کے باہر کیا ہے۔ اور ان کی یبوستگی اور وحدت کا یہ نظام کیسا کارخانہ ہے کہ یہ نہ ہوتا تو ہم نہ ہوتے۔ ہمیں آ تاہی نہیں کہ اہم سوال ذہن میں کلبلا رہے ہوں تو کیونکر پوچھیں، کس سے پوچھیں۔ البتہ ہمارے بچے بے دھڑک ایسے سوالات اپنے بڑوں سے پوچھتے ہیں اور پیاسے رہ جاتے ہیں۔ بچوں کے ساتھ سوال اٹھانے اور بات میں سے بات پیدا کرنے والے بڑوں کی تعداد بہت کم ہے۔ یہ کائنات کیا ہے؟ کہاں سے آئی ہے؟ کیوں آئی ہے؟ کیا یہ ہمیشہ سے تھی؟ کیا یہ ہمیشہ رہے گی کیا وقت ایک دن پیچھے کی طرف ہٹنے لگے گا اور یوں نتائج پہلے آیا کریں گے اور اسباب بعد میں؟ انسان کے علم و ادراک کی بھی کوئی حد ہے؟ میں نے تو ایسے بے شمار دیکھے ہیں، میں ان سے ملا ہوں۔ وہ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ انکل ہمیں بتائیں سیاہ سوراخ کیسے ہوتے ہیں، ان کے اندر کیا ہے، مادے کی چھوٹی سے چھوٹی اکائی کیا ہے؟ ہمیں ماضی کیوں یاد رہ جاتا ہے اور مستقبل کیوں یاد نہیں ہوتا۔ اگر کائنات کے آغاز کے وقت انتشار تھا تو اب نظم و ترتیب کیوں ہے؟ اور کائنات ...... یہ کائنات کیوں ہے۔ اس کا مقصد کیا ہے؟ آخر یہ کیوں بنائی گئی ہے......؟

لیکن ایسے سوالات کا ذہن میں پیدا ہونے دور جدید کا خاصہ ہے۔ ان سوالوں نے جدید فلسفے اور جدید سائنس میں تحریک پیدا کر دی ہے۔ اب بالغ لوگوں بالغوں کی طرح رہنا چاہتے ہیں اور بالغوں کے سے سوالوں کے بالغوں کے سے جواب چاہتے ہیں۔ اور بسا اوقات انہیں حیرت انگیز جوابات مل بھی جاتے ہیں۔ ایٹم ہوں یا ستارے، ہم نے چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی چیز کو اپنے دام تفہیم میں لانا شروع کر دیا ہے۔ اب یہ چیزیں عقل کے احاطے میں آئے بغیر بچ کر نہ جا سکیں گی۔"

جو قربانی خدا اکیلئے کی جائے وہ ہرگز ضائع نہیں جاتی بلکہ اس سے ہمیشہ کی بقا حاصل ہو جاتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر عبدالسمیع

ذیابیطس کے پاؤں پر اثرات

ذیابیطس کو خواہ کتنا بھی کنٹرول کیا جائے پھر بھی اس کے برے اثرات پاؤں پر شروع ہونے لگ جاتے ہیں ہاں اگر بے احتیاطی کی جائے تو پھر پاؤں میں تکلیف جلدی شروع ہو جاتی ہے جو کافی پریشانی کا باعث بن جاتی ہے ایک مریض نے بتلایا کہ وہ نیا جوتا پہن کر لاہور سے اسلام آباد گیا- وہاں کام وغیرہ کر کے واپس لاہور آیا اور ٣٠ گھنٹوں کے بعد جب اس کے بائیں پاؤں کے نیچے ایک بڑا چھالا پڑ چکا تھا تو اس نے جوتا اتارا جس کی وجہ سے اس کو کئی ہفتے بستر پر گزارنے پڑے تب جا کر کہیں آرام آیا- اسی طرح ایک مریض نے اپنی جرابیں بوٹ کے اندر رکھ کر دوسری جراب کا جوڑا پاؤں میں پہن لیا اور اس طرح سے کئی روز کام کرنے کے بعد اس کو معلوم ہوا کہ اس کے دونوں پاؤں کی انگلیوں پر زخم پڑ گئے ہیں جب بوٹ کو دیکھا تو اس کے اندر جرابیں پڑی تھیں اس طرح سے اس کو بھی کئی ہفتے بستر پر گزارنے پڑے ایک تیسرے مریض نے سردی کی وجہ سے اپنے پاؤں سوئی گیس کے چولہے کے آگے رکھ کر گرم کئے اس کے پاؤں میں اس وجہ سے چھالے پڑ گئے چونکہ اس کو ہیٹر کی گرمی محسوس ہی نہ ہوئی اس کو بھی علاج کروانا پڑا اس طرح کی بے احتیاطیاں بہت نقصان کرتی ہیں پاؤں میں جلن ہوتی ہے- بعض دفعہ پاؤں سُن ہو جاتے ہیں ذیابیطس کی وجہ سے پاؤں میں زخم ہو جاتے ہیں چھالے پڑ جاتے ہیں پاؤں ٹھنڈے رہتے ہیں سوجن ہو جاتی ہے پاؤں کو ہلانے میں مشکل محسوس ہو سکتی ہے خون کی باریک نالیاں تنگ ہو جاتی ہیں اعصابی کمزوری ہو جاتی ہے تو پاؤں سے چلنا مشکل ہوتا ہے پاؤں کی جلد پھٹ جاتی ہے پاؤں کے انگوٹھے کا ناخن گوشت میں چلا جاتا ہے- انگلیوں پر چٹّی وغیرہ پڑ جاتی ہے اور اسی طرح کی کئی تکلیفیں پاؤں کے اوپر یا نیچے ہو سکتی ہیں جن کا علاج کافی لمبا ہوتا ہے اس وجہ سے بہتر یہ ہے کہ ذیابیطس کے مریض جہاں تک ممکن ہو سکے بے احتیاطی نہ کریں اور مندرجہ ذیل باتوں پر عمل کریں تاکہ پاؤں وغیرہ میں کوئی تکلیف نہ ہو-

(١) نیا جوتا دو گھنٹے سے زیادہ ایک وقت نہ پہنیں- جرابیں روزانہ دھو کر کاٹن کی پہنیں جو تاتسمے والا پہنیں-

(٢) دونوں پاؤں کو سونے سے پہلے نیم گرم پانی میں ١٥ منٹ تک ڈبو کر خشک کریں پھر کریم وغیرہ لگا دیں تاکہ جلد نہ پھٹے

(٣) ننگے پاؤں بالکل نہ چلیں

(۴) سگریٹ نوشی نہ کریں

(۵) خود اپنے پاؤں کا روزانہ اچھی طرح معائنہ کریں

(٦) جرابیں اور جوتے پہننے سے پہلے کیل وغیرہ دیکھ لیں

(٧) اپنے پاؤں پر خود کوئی چیرا یا سرجری نہ کریں

(٨) اپنے پاؤں کو گرمی اور سردی کی شدت سے بچائیں!

اگر ان احتیاطوں کے باوجود پاؤں میں کوئی تکلیف ہو جائے تو پھر کسی ماہر ڈاکٹر کے پاس جا کر جلد از جلد علاج کروانا چاہئے-

جوڑوں کی کارکردگی کو بہتر کرنے کے طریقے

جوں جوں انسان کی عمر بڑھتی ہے اس کے جوڑوں میں درد ورم وغیرہ کی شکایات بھی بڑھتی ہیں دنیا میں کروڑوں افراد جوڑوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں اس طرح سے ان کی زندگی اجیرن بن جاتی ہے اور وہ اس وجہ سے زندگی کا لطف نہیں اٹھا سکتے- جوڑوں کے درمیان کچی ہڈی کی ایک تہہ ہوتی ہے جس کو Cartilage کہتے ہیں جو جوڑ کی ہڈیوں کو آپس میں ٹکرانے نہیں دیتی عمر کے بڑھنے سے یہ کچی ہڈی اپنی اصل پوزیشن میں نہیں رہتی جس کی وجہ سے جوڑوں میں تکلیفیں شروع ہو جاتی ہیں عمر کے بڑھنے کے علاوہ ورزش کی کمی- موٹاپا- اٹھنے بیٹھنے پڑھنے لکھنے اور سونے کا غلط انداز بھی اس کی جلد خرابی کا باعث بن جاتا ہے جس کی وجہ سے جوڑوں میں درد رہتا ہے (ورم) سوجن ہو جاتی ہے چلنے پھرنے میں تکلیف ہوتی ہے موڑ سخت ہو جاتے ہیں ان میں لچک ختم ہو جاتی ہے اور جوڑوں کو موڑنے میں بھی تکلیف ہوتی ہے کام کرنے سے تکلیف ہوتی ہے آرام کرنے سے فائدہ ہوتا ہے مندرجہ بالا تکالیف سے کافی حد تک مندرجہ ذیل طریقوں پر عمل کرنے سے بچایا جا سکتا ہے ان کو لچکدار رکھا جا سکتا ہے اور اپاہج ہونے سے بچا جا سکتا ہے-

(١) موٹاپا موٹاپے کو کم کیا جائے بہتر ہے ختم کیا جائے کم خوراک کھائی جائے چونکہ اس کی وجہ سے جوڑوں پر بہت وزن پڑتا ہے خاص کر کولہے Ankle-Knee اور پاؤں کے جوڑوں پر- موٹاپے کا کوئی فائدہ نہیں ہے نقصان کافی ہیں اس وجہ سے جہاں تک ممکن ہو آدمی کو اپنے وزن کو اعتدال میں رکھنا چاہئے اور کم کھانا چاہئے اس طرح سے اس کی رقم بچ جائے گی اور دوسروں کے لئے کھانا اور صحت مند بھی رہے گا- زیادہ کھانا آدمی کو موٹا کر دیتا ہے-

(٢) بیکاری بعض لوگ خود بخود عمر بڑھ جانے کی وجہ سے ہر قسم کے کام سے دستبردار ہو جاتے ہیں آرام طلبی اور کاہلی اختیار کر لیتے ہیں- بیکار رہنا شروع کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے جوڑوں کی لچک ختم ہو جاتی ہے اور پٹھے کمزور ہو جاتے ہیں اس وجہ سے خواہ آدمی کی کتنی ہی عمر کیوں نہ ہو جائے اس کو بیکار نہیں رہنا چاہئے اس طرح اس کے جوڑ کام کرتے رہیں گے مشین خواہ کتنی ہی پرانی کیوں ہو جائے پھر بھی اس سے کام لیا جا سکتا ہے اور لینا بھی چاہئے آدمی کے جوڑ بھی مشین ہیں اور پرانے ہو جاتے ہیں-

(٣) گرمی سردی جوڑوں کو گرمی سے فائدہ ہوتا ہے گرم پانی کے ٹب میں غسل کرنے سے جسم کے تمام جوڑوں کو آرام ملتا ہے مگر یہ غسل روزانہ ٢٠ منٹ سے زیادہ نہیں ہونا چاہئے- اگر جوڑوں پر ورم ہو ٹھنڈی پٹی باندھ لینے سے کافی فائدہ ہوتا ہے جوڑوں کو حرکت دیتے رہنا چاہئے تاکہ پٹھے کمزور نہ ہو سکیں-

(۴) ورزش ہلکی پھلکی ورزش بھی جوڑوں کو تکلیف سے بچاتی ہے ورزش دن میں کم از کم دو دفعہ ضرور کرنی چاہئے کم از کم پندرہ منٹ تک تیز سائیکل چلانا یا تیز تیز قدموں سے پیدل چلنا اچھا ہے- سیڑھیاں چڑھنا ٹھیک ہے مگر اگر جوڑوں کی اندرونی حالت Osteoarthritis زیادہ ہو تو پھر پیدل کم ہی چلنا بہتر ہے زیادہ پیدل چلنے سے آدمی کا توازن کنٹرول سے باہر ہو سکتا ہے-

(۵) مالش مالش جوڑوں پر کروانے کا کوئی فائدہ مریض کو نہیں ہوتا وقت کا ضیاع ہی ہے ہاں البتہ مالش کرنے والے کو ضرور فائدہ ہر قسم کا ہوتا ہے-

(٦) غلط استعمال جوڑوں کو غلط استعمال سے بچانا چاہئے ان سے زیادہ کام نہیں لینا چاہئے تھکاوٹ سے بچانا چاہئے دوران کام بھی آرام کا وقفہ ضروری ہے جسم کی چال ڈھال Posture بالکل ٹھیک رکھنا چاہئے ورنہ جوڑوں کی لچک ختم ہو سکتی ہے اور آدمی چلنے پھرنے سے بھی معذور ہو سکتا ہے-

(٧) جوڑوں کے درد کے لئے کوئی نہ کوئی دوائی ضرور استعمال کرنی چاہئے ہاں جوڑ کے اندر Steroid کا ٹیکہ لگوائے اور بجلی یعنی Radiation لگوائے- جس قدر ممکن ہو بچایا جائے تو بہتر ہے اگر ان باتوں پر عمل کیا جاوے تو جوڑوں کی لچک کو قائم رکھا جا سکتا ہے آدمی چلتا پھرتا رہے ورنہ آدمی کے اپاہج ہونے کا خطرہ ہوتا ہے اگر کوئی جوڑوں کی اور بیماری ہو جائے تو اس کا بھی فوری علاج کروانا چاہئے- تاکہ جہاں تک ممکن ہو سکے آدمی اپنی تمام زندگی چلتا پھرتا رہے اور دوسروں کا محتاج نہ ہو-

---

بقیہ صفحہ ۴

٩٥ء کا پرچہ بھی تھا- اس پرچہ کے صفحہ تین پر مکرم عبدالعزیز صاحب بٹ آف نیروبی" کے ذکر خیر پر آپ نے مضمون شائع فرمایا- اس کے لئے ممنون ہوں- اس مضمون کے شروع میں سبقت قلم سے سہواً یہ الفاظ لکھے گئے نیروبی میں اس عاجز کا "قیام جو نصف صدی سے زائد تھا" بڑھاپے کی سمت جانے کی وجہ سے ارذل العمر کا ثبوت دے رہے ہیں- دراصل لکھنا مقصود تھا "ربع صدی سے زائد کا عرصہ خاکسار کے قیام کا تھا" برائے کرم اصلاح کر دیں- وہاں قیام کا عرصہ ستائیس برس کے قریب تھا- اصلاح سے میری خطاء کا ازالہ ہو جائے گا-

رمضان المبارک شروع ہے- اس عاجز کو ان بابرکت دنوں میں دعاؤں کی خاص احتیاج ہے- زندگی کے آخری سانس تک کسی نہ کسی رنگ میں مقبول خدمت دین کی توفیق نصیب ہو- اور انجام ہم سب کا بخیر ہو-

---

مکرم محمد رشید ارشد صاحب نوشہرہ کینٹ سے لکھتے ہیں۔

امید ہے آپ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیریت ہوں گے اور رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں ہردم مصروف دعا بھی- اس عریضہ کے ذریعہ یہی گزارش کرنا ہے کہ ازراہ نوازش اپنی دعاؤں میں خاکسار اور اہل خانہ کو بھی یاد فرمادیں اللہ تعالیٰ اپنا فضل شامل حال رکھے- آمین-

الفضل کا سالانہ نمبر ملا- بہت خوب ہے- اسیری اور رہائی کی تاریخی تصاویر بہت مناسب ہوا کہ ریکارڈ پر آگئیں- اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جزاء دے آمین

دعا اس کو فائدہ پہنچا سکتی ہے جو خود اپنی بھی اصلاح کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنے سچے تعلق کو قائم کرتا ہے-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم قریشی محمود احمد طاہر صاحب ابن مکرم قریشی مقبول حسین صاحب دار العلوم جنوبی ربوہ دسمبر ۹۴ء میں سڑک عبور کرتے ہوئے شدید زخمی ہو گئے تھے اور دائیں ٹانگ دو جگہ سے ٹوٹ گئی تھی۔ قریباً تین ہفتے فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج رہنے کے بعد گھر آچکے ہیں لیکن تاحال صاحب فراش ہیں۔ ان کی مکمل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ چوہدری سردار خاں صاحب آف میانوالی سندھواں کی بیٹی عزیزہ مسرت جہاں صاحبہ جو راولپنڈی میں رہائش پذیر ہیں کا سینہ میں گلٹی کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب سے مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم مرزا وسیم بیگ صاحب پتو کی ضلع قصور کو گیس ٹربل، سانس پھولنے اور ٹانگوں میں درد کی شکایت ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفاعطا فرمائے۔

○ مکرم محمد نواز گورائیہ صاحب (سابق درویش) فیروزوالا ضلع گوجرانوالہ کو نومبر ۹۴ء میں گرنے کی وجہ سے چوٹ آئی تھی اور کولہے کی ہڈی بھی ٹوٹ گئی تھی۔ اب معمولی چلنے پھرنے کے قابل ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

○ محترمہ امتہ السلام صاحبہ زوجہ ڈاکٹر عبد الرؤف صاحب سمن آباد لاہور شدید بیمار ہیں۔

○ عزیز آصف وسیم منگلا صاحب ابن ناصر احمد صاحب کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔

ان سب احباب کی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم ناصر احمد پرویز صاحب ولد چوہدری فضل الٰہی صاحب (وفات یافتہ) مینیجر نیشنل بینک اسلام آباد مورخہ ۹۵-۲-۱۷ بروز جمعتہ المبارک سوا بارہ بجے صبح بعمر ۵۲ سال بقضاء الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

○ محترمہ امتہ الرحمان صاحبہ زوجہ چوہدری کمال الدین صاحب مردان بعمر قریباً ۸۰ سال مختصر علالت کے بعد مورخہ ۹۵-۲-۲۰ کو وفات پاگئیں آپ پیدائشی احمدی تھیں اور موصیہ ہونے کی وجہ سے جنازہ ربوہ لایا گیا۔ مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے جنازہ پڑھایا اور مورخہ ۹۵-۲-۲۱ کو بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

گمشدہ نقدی

○ ایک دوست کے مبلغ چھ صد روپے مورخہ ۹۵-۲-۱۷ کو بیت الاقصیٰ ربوہ میں جمعہ کی ادائیگی کے بعد ریلوے پھاٹک کے نزدیک جمعہ بازار سے اشیاء خریدتے ہوئے گر گئے ہیں۔ جس کو ملے ہوں براہ کرم محترم صدر صاحب عمومی ربوہ کے دفتر میں پہنچا دیں۔

(صدر عمومی)

رعائتی قیمت پر چینی اور چاول

○ رمضان المبارک میں اہالیان ربوہ کی سہولت کے لئے مندرجہ ذیل دکانوں سے چاول کے علاوہ چینی بھی رعائتی نرخ یعنی ۱۲-۲۵ روپے فی کلوگرام کے حساب سے میسر کی جائے گی۔

۱۔ دار العلوم شرقی — سردار احمد کریانہ سٹورز
۲۔ نصیر آباد — ادریس احمد کریانہ سٹورز
۳۔ دار النصر غربی — پرنس کریانہ سٹورز
۴۔ دار الرحمت — ماڈرن کریانہ سٹورز
۵۔ دار الیمن وسطی — صالح محمد کریانہ سٹورز

ایاز محمود احمد خاں
صدر عمومی
لوکل انجمن احمدیہ ربوہ

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

۲۶-فروری-اتوار
(پاکستانی وقت میں)

4-30	درس القرآن لائیو از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
6-00	اذان اور کوبے اپ ڈیٹ
6-10	خبریں
6-30	تلاوت
6-45	حدیث
7-00	ملاقات (۳۰- اپریل ۹۴ء کا پروگرام دوبارہ)
8-00	تلاوت
8-10	لیٹر فرام لندن۔ از مکرم آفتاب احمد خان صاحب
8-40	نظم
8-45	تلاوت
8-50	احمدیہ ٹیلی ویژن۔ ورائٹی نیوز (جرمن)
9-50	کل کے پروگرام

۲۷-فروری ۱۹۹۵ء-سوموار
(پاکستانی وقت میں)

4-30	درس القرآن از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-لائیو
6-00	اذان اور کوبے اپ ڈیٹ
6-10	خبریں
6-30	تلاوت
6-45	ملفوظات
7-00	اراؤنڈ دی گلوب جلسہ سالانہ قادیان سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خطاب ۹۴-۱۲-۲۶
8-30	جرمن پروگرام
9-00	تلاوت
9-10	احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ حضرت بانی سلسلہ کے رفیق حضرت بابو قاسم الدین صاحب کے بارے میں پروگرام
9-50	کل کے پروگرام

بقیہ صفحہ ۱

(دین حق) کے لئے اس کے ظہور سے بھی بہت پہلے یہ تحفہ مقدر تھا اور دین حق کے عالمگیر غلبہ کے نظام کا ایک حصہ تھا۔ حضرت صاحب نے بتایا کہ عربوں کی طرف سے احمدیہ ٹی وی کے پروگراموں میں دلچسپی ظاہر کی جا رہی ہے۔ چنانچہ بعض کثیر الاشاعت عرب اخبارات نے احمدیہ ٹی وی کے پروگراموں کی اپنے اخبار میں اشاعت کے لئے ہم سے اجازت طلب کی ہے اور لکھا ہے کہ احمدیہ ٹی وی کی عربوں کو بہت ضرورت ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا احمدیہ ٹی وی عربوں کے دلوں اور ذہنوں میں کشادگی پیدا کر رہا ہے۔

حضرت صاحب نے تمام کارکنان کا جنہوں نے اس عظیم منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے میں مدد کی ہے اور بڑی محنت اور خلوص سے رضاکارانہ طور پر نہایت استقلال کے ساتھ خدمات بجالا رہے ہیں شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ مجھے شروع میں اندازہ نہیں تھا کہ ہم کتنی بڑی ذمہ داری اٹھا رہے ہیں اگر پہلے سے اندازہ ہوتا کہ کس قدر زیادہ اخراجات اس پر ہوں گے اور کتنے زیادہ کارکنان کی ضرورت ہے تو شاید میں اس اقدام کی جرأت نہ کرتا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے سب کچھ مہیا فرما دیا۔ نہ مال میں کمی آئی نہ کارکنان کی۔ حضرت صاحب نے فرمایا اللہ نے چاہا تو احمدیہ ٹی وی تیزی سے ترقی کرے گا اور عملاً ایسا ہو رہا ہے لیکن ہمیں مسلسل اپنے معیار کو بڑھانا ہے اور پروگراموں میں تنوع پیدا کرنا ہے۔ ہمارے پروگرام Productive معلوماتی اور بامقصد ہونے چاہئیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ پروگرام میں بوریت نہ ہو۔ اگر صرف دلچسپ پروگرام ہوں اور ان میں مقصدیت نہ ہو تو یہ احمدیہ ٹی وی کا کردار نہیں۔ اگر معلوماتی پروگرام ہوں لیکن بور ہوں تو یہ بھی ہمارا مقصد نہیں۔ حضرت صاحب نے مثال کے طور پر بتایا کہ انرجی کے حصول کے سستے ذرائع سے متعلق اور انرجی کی کمی کو دور کرنے سے متعلق پروگرام تیار ہونے چاہئیں۔ ہمارے کئی احمدی سائنس دان ہیں جو اس میدان میں کام کر رہے ہیں۔ تیسری دنیا کی رہنمائی کے لئے اس قسم کے پروگرام تیار ہوں تو اس سے انسانیت کی خدمت ہو گی۔ اسی طرح ردی اور متروک میٹریل کو دوبارہ قابل استعمال بنانے سے متعلق جو تحقیقات ہو رہی ہیں اور جو کام ترقی یافتہ ممالک میں ہو رہے ہیں ان کی روشنی میں دلچسپ پروگرام بنائے جا سکتے ہیں اسی طرح مختلف قومی سوشل یا مذہبی تقریبات سے متعلق پروگرام بن سکتے ہیں۔ سکاٹ لینڈ یارڈ پولیس کس طرح کام کرتی ہے۔ برٹش میوزیم لائبریری وغیرہ بہت سے موضوعات ہیں تمام دنیا کے ممالک اسی طرز پر پروگرام بنائیں تو ایم ٹی اے کے لئے وقت کی کمی ہو جائے گی اور جب ایسا ہو گا تو پھر خدا تعالیٰ اور مال بھی بھیج دے گا اور وقت بھی مہیا فرما دے گا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہمارے پروگراموں کا حسن سادگی میں ہے۔ آپ جیسے ہیں ویسے ہی اپنے آپ کو پیش کریں۔ حضرت صاحب نے ان تمام خواتین کا بھی شکریہ ادا کیا جنہوں نے احمدیہ ٹی وی کے سلسلہ میں حیرت انگیز طور پر خدمت کی ہے۔ اور مسلسل کر رہی ہیں وہ احمدیت کی بہترین روایات کو قائم رکھتے ہوئے بڑی خوشی اور بشاشت سے کام کر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بہترین جزا دے۔ دعا پر یہ تقریب ختم ہوئی۔

پتہ درکار ہے

○ محترمہ امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم ملک محمد اکرم صاحب آف گنج مغلپورہ لاہور حال جرمنی وصیت نمبر ۱۸۰۵۹ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی عزیز کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو نظارت ہذا کو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ)

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ : 25- فروری-1995ء
آج صبح سے بادل چھائے ہیں
درجہ حرارت کم ازکم 8 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 28 درجے سنٹی گریڈ

○ لاہور ہائی کورٹ کے ایک ڈویژن بنچ نے توہین رسالت کے مشہور مقدمے میں دو مسیحی ملزمان کو رہا کر دیا ہے۔ ہائی کورٹ نے اپنے فیصلے میں کہا ہے کہ ایک مخصوص گروہ ملک میں منافرت پھیلا رہا ہے۔ حکومت سے سفارش کی جائے گی کہ ایسے واقعات کی تحقیقات کے بعد ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی کی جائے۔

○ لاہور میں توہین رسالت کے ملزموں کو بری کرنے کے خلاف جلوس نکالا گیا داتا دربار سے نکلنے والا یہ جلوس راستے بھر توڑ پھوڑ کرتا گیا۔ جلوس نے راستے میں تمام ٹریفک سگنل توڑ ڈالے اور متعدد سائن بورڈوں کو نقصان پہنچایا۔ راولپنڈی میں احتجاجی مظاہرین پر پولیس نے فائرنگ کی۔ آنسو گیس اور لاٹھی چارج سے درجنوں افراد زخمی ہو گئے۔

○ لاہور میں سپاہ محمد (اہل تشیع) نے اپنے رہنماؤں کی گرفتاری کے خلاف جلوس نکالا جلوس کے شرکاء نے اسمبلی ہال پر پتھراؤ کیا۔ پولیس نے فوری اور تیز رفتار ایکشن کر کے سو سے زائد افراد کو گرفتار کر لیا۔ پولیس کا ایکشن اس قدر شدید تھا کہ مظاہرین کو سنبھلنے کی مہلت ہی نہ مل سکی اور وہ دھر لئے گئے۔

○ لاہور ہائی کورٹ میں توہین رسالت کا فیصلہ سخت حفاظتی اقدامات میں سنایا گیا۔ سینکڑوں پولیس اہلکاروں نے ہائی کورٹ کو گھیرے میں لئے رکھا۔ فیصلہ شام ساڑھے چھ بجے سنایا گیا۔

○ توہین رسالت کے مقدمے کی سماعت کے آخری روز استغاثہ کے دونوں وکیل رشید مرتضٰی اور اسماعیل قریشی آپس میں جھگڑ پڑے۔ رشید مرتضٰی نے اسماعیل قریشی کو دھکا دے کر پیچھے ہٹا دیا۔ اسماعیل قریشی کے دلائل کے دوران رشید مرتضٰی نے روسٹرم پر آکر دلائل دینا شروع کر دیئے اسماعیل قریشی نے احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ رشید مرتضٰی غیر متعلقہ باتیں کرتے ہیں۔ ہر بات قادیانیوں سے شروع کر کے ذکریوں پر ختم کرتے ہیں۔

○ استغاثہ کے وکیل مسٹر رشید مرتضٰی نے سماعت کے آخری مرحلے پر کارروائی کا بائیکاٹ کر دیا اور کہا کہ انہیں عدالت پر اعتماد نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ عدالت کو وزیراعظم کا حکم ملا ہے انصاف کی توقع نہیں۔ فاضل عدالت نے کہا کہ وکیل استغاثہ نے توہین عدالت کی ہے مگر سنت رسول پر عمل کرتے ہوئے ہم اسے سزا نہیں دیں گے۔ رشید مرتضٰی نے ایک مرحلہ پر عدالت کے بارے میں انتہائی قابل اعتراض رویہ اختیار کیا۔ وکیل استغاثہ نے کہا کہ عدالت چاہے تو مجھے توہین عدالت میں قید کر سکتی ہے جو مجھے توہین عدالت میں پکڑے گا میں اسے توہین رسالت میں پکڑوں گا۔ رشید مرتضٰی نے عدالت سے باہر جا کر نعرے بازی شروع کر دی۔ عدالت نے ایڈیشنل رجسٹرار کو ہدایت کی کہ نعرے بازی کرنے والوں کو عدالت کے احاطہ سے نکال دیا جائے چنانچہ مولوی فضل حق کو پولیس نے باہر نکال دیا۔

○ کراچی میں مسجد میں اعتکاف بیٹھے ہوئے افراد پر فائرنگ سے ۲- افراد شہید اور ۴- زخمی ہو گئے۔ تاخیر سے پولیس کے پہنچنے پر مشتعل افراد نے ڈی ایس پی اور تھانیدار سمیت تمام پولیس والوں کی ٹھکائی کر دی۔ یہ سانحہ لیاقت آباد کی بیت المکرم مسجد میں پیش آیا۔ پاک کالونی میں دن بھر گولیاں چلتی رہیں۔ ایک شخص ہلاک اور ۵- زخمی ہو گئے۔ نیو کراچی اور نیو ٹاؤن میں بھی دو افراد کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔

○ لاہور میں ہائی کورٹ بار کے انتخابات میں نواز لیگ کے حامی امیدوار بھاری اکثریت سے کامیاب ہو گئے۔ کامیاب امیدوار نے ۴۰۰- ووٹوں کی اکثریت حاصل کی۔

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم کو نقصان پہنچانے کے لئے کراچی میں فرقہ واریت کو ہوا دی جا رہی ہے۔ کراچی کے عوام سندھیوں سے الگ رہ کر حق نہیں لے سکتے انہوں نے کہا کہ کراچی میں سازشوں کے پس پردہ بیرونی طاقتوں اور سرکاری ایجنسیوں کا ہاتھ ہے۔

○ سپاہ صحابہ نے اپنے رہنماؤں اور کارکنوں کی گرفتاری پر حکومت کے خلاف کھلی جنگ کا اعلان کر دیا ہے۔

○ لاہور میں چار وارداتوں کے نتیجے میں ڈاکو دو گاڑیاں اور نقدی و زیورات لے گئے۔ یہ وارداتیں زمان پارک اور ڈیفنس میں ہوئیں۔

○ سپاہ صحابہ کے مولانا اعظم طارق کے گھر کی تلاشی کے دوران تین کلاشنکوفیں برآمد ہوئیں ایک ریوالور بھی برآمد ہوا۔ مولانا اعظم طارق کے خلاف ناجائز اسلحہ رکھنے کا مقدمہ درج کر لیا گیا۔

○ مسلم لیگ (ن) نے وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کی طرف سے مذاکرات کی پیشکش قبول کر لی ہے۔ مسلم لیگ کے ترجمان نے کہا کہ وزیراعظم نے جمعرات کو کیماڑی میں خطاب کرتے ہوئے اپوزیشن کو مذاکرات کی جو دعوت دی تھی اس کو قبول کرتے ہوئے مسلم لیگ (ن) ۹ نکاتی پیکیج اور احتسابی فارمولا پر مذاکرات کرے گی۔ ترجمان نے کہا کہ اگر وزیراعظم سنجیدہ ہیں اور انہیں اپنے عہدے کا لحاظ ہے تو انہیں اپوزیشن سے مذاکرات میں ایک لمحے کی بھی تاخیر نہیں کرنی چاہئے۔ ترجمان نے کہا اگر وزیراعظم خود کو معصوم سمجھتی ہیں تو مستقل کمیشن قائم کریں جو یہ طے کرے کہ محاذ آرائی کون کر رہا ہے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ توہین رسالت کے قانون کی اپنے لہو سے حفاظت کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم کے دورۂ امریکہ کی وجہ سے کیس کا فیصلہ جلد سنا دیا گیا۔ جس کی وجہ سے شکوک و شبہات پیدا ہوئے ہیں۔

○ افغانستان کے صدر ربانی نے طالبان کو شرکت اقتدار کی پیشکش کی ہے۔ صدارتی ترجمان نے کہا ہے طالبان کے تعاون سے مشترکہ افغان فوج بنانے کو تیار ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ سرکاری افواج حکمت یار دوستم اور علی مزاری کو پہلے ہی شکست دے چکی ہیں۔

○ پاکستانی اپوزیشن نے اعلان کیا ہے کہ وہ وزیراعظم کے دورۂ امریکہ سے قبل انسانی حقوق کے بارے میں تفصیلی رپورٹ شائع کرے گی۔ تاکہ اہل مغرب وزیراعظم کے کارناموں سے آگاہ ہو سکیں۔ اور جمہوریت کی چیمپئن کا چہرہ بے نقاب ہو سکے۔

○ پاکستان نے جینیوا میں کہا ہے کہ انسانی حقوق کمیشن حق خود ارادیت کے لئے جدوجہد کرنے والوں پر توجہ دے پاکستانی نمائندے مسٹر شریف الدین پیرزادہ نے کہا کہ کشمیر اور بوسنیا کے اثرات دنیا بھر میں پھیل گئے ہیں۔ بین الاقوامی تنظیمیں کشمیر میں رائے شماری کرائیں۔ پاکستانی وفد کے سربراہ نے جینیوا میں امریکہ‘ جرمنی‘ فرانس‘ جاپان‘ ہالینڈ‘ روس‘ برطانیہ اور ایران کے وفود سے ملاقات کی۔

○ بنگلہ دیش اسمبلی کے سپیکر نے اپوزیشن کے ۱۴۷- اراکین پارلیمنٹ کے مشترکہ استعفے مسترد کر دیئے ہیں۔ سپیکر نے کہا ہے کہ ان استعفوں کی وجوہات ملک کے بنیادی اصولوں کے منافی ہیں۔ تاہم تین اراکین کے استعفے سپیکر نے منظور کر لئے ہیں۔

○ گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ میرا فارمولا میری ذاتی رائے تھی۔ وزیراعظم بے نظیر بھٹو کو اسے مسترد کرنے کا حق حاصل ہے۔ وزیراعظم کا فیصلہ سر آنکھوں پر۔ مکمل احترام کرتے ہیں۔

مکان برائے فروخت
ایک عدد مکان 12 بلاک 2 واقع فیکٹری ایریا ربوہ قابل فروخت ہے
رابطہ:
عبداللطیف ولد چوہدری حاکم علی
3/15 دارالرحمت غربی ربوہ

لیڈیز جینٹس اینڈ چلڈرن شوز کی نئی ورائٹی بارعایت خرید فرمائیں۔
سیل - سیل - سیل
زنانہ بچگانہ شوز کی تمام ورائٹی پر سیل جاری ہے محدود مدت کیلئے
بچگانہ سینڈل 40/-
لیڈیز سینڈل/کورٹ شوز 145/-
دیگر ورائٹی 75/-
آپکے دیرینہ خادم
نیو رشید بوٹ ہاؤس گولبازار ربوہ

المصور پبلک کال آفس
ریلوے روڈ ربوہ
دن رات آپکی خدمت کیلئے کھلا ہے
اندرون ملک اور بیرون ملک فوری کال کے لئے
فون: 212311

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634

ہر گھر میں ہر وقت رکھنے کی دوا
• گیس ٹربل • قبض • بدہضمی • کمی بھوک
ہاضمون رجسٹرڈ
خط لکھ کر بذریعہ ڈاک طلب کریں
نصرت دواخانہ ربوہ